تذکروں میں عالم مثال میں ہر سو ہم شکلوں کے ظہور کی روایتیں ملتی ہیں، لیکن دلچسپ بات یہ ہے کہ انتشار پسند اور بے سمت مغربی معاشرہ بھی اس تجربہ کے خلاف ہے تاہم مغرب کے ہم جنس اس کے حق میں ہیں، ان کا کہنا ہے کہ SAMESX کی تخلیق مکرر کی راہ میں یہ تحقیق معاون ثابت ہوگی، نیویارک کے ایک تاجر رنیڈولف وکرنے تو کلون رائٹس یونائٹیڈ فرنٹ نامی ایک محاذ بھی قائم کیا ہے، انکا کہنا ہے کہ " عوام کو تخلیق مکرر (REPRODUCTION) کا حق ہے، ہم اسی حق کا دفاع کریں گے، اگر کسی شخص کو اپنے مماثل اور بعینہ اسی شکل کے انسان کی خواہش ہے تو اس کو پیدا ہونے کا حق ملنا چاہیئے "۔

فلکیات میں یہ تازہ انکشاف بھی سائنسی خبروں میں نمایاں رہا ہے جسے " آسمانی فنگر پرنٹ " کا نام دیا گیا ہے۔ عرصہ سے انسان کے ذہن میں آسمانوں سے پرے کال کوٹھریوں (بلیک ہول) کا تصور موجود ہے، اب ان کا وجود ایک حقیقت بن چکا ہے گو ان کی کنہ وحقیقت اب بھی مبہم ہے تاہم کیفیت مجہول نہیں ہے، اب ہبل کی مشہور رصدگاہ میں ایک ماہر فلکیات نے اپنے مشاہدہ کی بنیاد پر بتایا کہ یہ بلیک ہول ہر بڑی کہکشاں کے مرکز میں واقع ہیں اور یہ گیس اور کوئی مادہ فضلہ کو اپنے اندر بڑی تیزی سے جذب کررہے ہیں۔ ہبل کے دوربین سے تین بلیک ہولوں کا مشاہدہ کیا گیا، ان میں ایک سورج سے نصف بلین گنازیادہ وسیع وعریض ہے، پندرہ کہکشاؤں میں چودہ کال کوٹھریوں کا پتہ لگ چکا ہے۔ آئن سٹائن کے نظریہ اضافیت کے سلسلہ کی اب تک یہ سب سے وقیع مشاہداتی تحقیق قراردی گئی ہے۔

حیرت کدہ افلاک میں دم دار ستاروں کا ظہور، انسان کی چشم بصیرت کے لیے خاص تجسس کا باعث بنتارہا ہے۔ عوام خواہ ان ستارون سے خائف ہوں لیکن ماہرین فلکیات ان کے ظہور ودید کے مشتاق ہی رہتے ہیں۔ گذشتہ سال ایک روشن ترین دم دار ستارہ برف کے گولے کے مانند سورج کے مدار میں اس انداز سے طواف ورقص میں مصروف تھا کہ لگتا تھا وہ فنافی الشمس ہوجائے گا، لیکن ایسا ہوا نہیں وہ تقریباً ۴۴ ملین کلومیٹر کے فاصلے پر رہا۔ البتہ اس کی تابانی سورج